سبق نمبر: 1

اخلاقِ حَسنہ

● مصنف : سید سُلیمان ندوی ● صنف : نثر ● ماخذ : رحمت عالم ﷺ

حالات زندگی:

سید سلمان ندوی نومبر ۱۸۸۴ء کو متحدہ ہندوستان کے ضلع عظیم آباد کے قصبہ دینہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام سید ابوالحسن تھا جو خود بھی صاحب علم شخصیت تھے۔ مقامی علماء اور اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے حصول کے لیے آپ دار العلوم ندوہ تشریف لے گئے۔ علامہ شبلی نعمانی ندوہ کے مہتم اور استاد تھے۔ انھوں نے آپ کو اپنے تلامذہ میں شامل کر لیا اور نظر خاص سے نوازا۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۰ میں یہاں تشریف لائے اور کراچی میں سکونت اختیار کی۔ سیرت و سوانح، زبان و ادب اور تحقیق و تدریس میں بلند پایہ خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے "نشان سپاس سے نوازا۔ تقریباً ستر سٹھ برس کی عمر میں نومبر ۱۹۵۳ء میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

علمی و ادبی خدمات:

مولانا شبلی نعمانی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلی وآلہ واصحابہ وسلم لکھنے کا آغاز کر چکے تھے اور دو جلد میں مکمل بھی کر لی تھیں۔ ناسازی طبع کے باعث آخری دنوں میں سید سلمان ندوی کو اس عظیم کام کی تکمیل کا پابند کر دیا تھا۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد سلمان ندوی نے ملازمت چھوڑ دی اور سیرت النبی کی تکمیل کے لیے کمر باندھ لی۔ سید سلمان ندوی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتیں عطا کی تھی۔ وہ بیک وقت استاد، عالم دین، مورخ، محقق، مصنف اور صحافی تھے۔ سیرت، سوانح، مذہب، زبان اور ادب آپ کے خاص میدان تھے۔ سید سلمان ندوی کا اہم کارنامہ شبلی نعمانی کے شروع کیے گئے کام کی تکمیل تھا۔ آپ نے اپنی پوری صلاحیتیں اس عظیم کارنامے کی تکمیل میں صرف کیں اور چار مزید جلدیں لکھ کر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعَلیٰ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے کی تکمیل کی۔ یہ ایسا کارنامہ تھا جس سے آپ کی شہرت ہندوستان بھر میں پھیل گئی اور آپ صف اول کے سیرت نگاروں میں شمار ہونے لگے۔

تصانیف:

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے علاوہ خطبات مدارس، عرب و ہند کے تعلقات، عربوں کی جہاز رانی، سیرت عائشہ، حیات شبلی، خیام اور نقوش سلمانی آپ کی اہم تصانیف ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں متنوع موضوعات و مضامین پر دسترس حاصل تھی۔ نثر کے ساتھ ان کا ایک شعری مجموعہ ارمغان سلیمان " کے نام سے شائع ہوا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ام المومنین	مومنوں کی ماں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا لقب	اخلاق	خلق کی جمع، عادات
عملی تفسیر	عمل سے ثابت شدہ وضاحت	معجزہ	وہ کام جو انسانی طاقت سے باہر ہو، وہ خلاف قدرت کام یا بات جو نبی سے ظاہر ہو۔
شہادت	گواہی	خاکسار	عاجز، انکسار
ملنسار	خلیق، خوش اخلاق	فیاض	سخی، دریادل
دادودہش	عطا، بخشش، سخاوت، خیرات	سوا	علاوہ
عالم	کیفیت، انداز	نقد	روپے، پیسے، سونے یا چاندی کا سکہ، رقم جو فوراً ادا کی جا سکے۔

فدک	خیبر کا ایک علاقہ جس میں کھجوروں کے باغات تھے۔۔۔فتح خیبر کے بعد یہ علاقہ اور اس کی آمدنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر تصرف رہی	غلہ	اجناس،اناج،دانہ،زمین کی پیداوار
مہمان نواز	مہمان کی خدمت کرنے والا	مشرک	شرک کرنے والا
خاطر	لحاظ،شرم	فاقہ	کھانانہ کھانا،بھوکارہنا
گانٹھ	کپڑے یاجوتے کی سلائی،مرمت	خندق	کھائی،گڑھا
برتاؤ	سلوک	دل جوئی	ہمدردی،لحاظ کرنا
مسکین	غریب،نادار	حشر	روز قیامت،حساب کتاب والادن
فریاد	پکار	بے کس	بے سہارا
ترکہ	مرنے والے کاچھوڑاہوا سامان،جائیداد	گناہگار	گناہ کرنے والا
خبر گیری کرنا	خبرلینا	عار	شرم
فصل	موسم	میوہ	پھل
حقیر	معمولی،کمزور	خاطر داری	لحاظ کرنا،شرم رکھنا
جرم	غلطی،گناہ	جانثار	جان قربان کرنے والے
معرکہ	جنگ،لڑائی	سال ہاسال	کئی سالوں سے
صنعا	یمن کاایک مشہور شہر	حضر موت	یمن کاایک شہر
ازواج	زوج کی جمع بیویاں	خوشہ	گچھا، کھجوروں کی ڈالی
زرہ	فولاد کاجالی دار کرتاجوجنگ میں پہنتے ہیں	گروی	کسی چیز کورہن رکھنا
تن پروری	آسانی،آرام طلبی	ٹال دینا	چھوڑدینا
بے رغبتی	لاپرواہی،نفرت	روکھاپن	سختی،درشتی
وارث	مردے کے مال کاحقدار		

سبق کاخلاصہ:

سبق کاعنوان: اخلاق حسنہ

مصنف کانام: سید سلیمان ندوی

خلاصہ:

سید سلیمان ندوی رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے اخلاق حسنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہانے پوچھنے پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اخلاق کو قران کی عملی تفسیر قرار دیا رسول پاک بہت ہی ملنسار اور مرحمت فرمانے والے تھے۔ جود وسخا آپ کی شخصیت کا اہم خاصہ تھا۔ سوالی کو کبھی "نہ" نہ فرمایا۔ ایک مرتبہ ایک صحابی کی شادی تھی جو سرکار کی بارگاہ میں امداد کے لئے حاضر ہوئے تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کو ایک آٹے کی ٹوکری دلوائی۔ دنیا سے لاتعلقی کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی اپنے پاس کچھ نقد نہ رکھتے ایک بار فدک کے رئیس نے غلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بھجوایا تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب تک وہ غلہ تقسیم نہ کر لیا گھر تشریف نہ لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت مہمان نواز تھے خود فاقہ فرمالیتے لیکن مہمان کی حتی الامکان خدمت کرتے۔ گھر کے تمام کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ پھٹے ہوئے جوتے کو گانٹھ لینا، بکریوں کا دودھ دوہنا۔ مجمع میں نمایاں ہو کر نہ بیٹھتے غزوہ خندق کے موقع پر سب کے ساتھ مل کر کھدائی کام کیا۔ غریبوں کے ساتھ اس طرح سلوک فرماتے کہ ان کو عار محسوس نہ ہو۔ مظلوموں کی فریاد سنتے، کمزوروں پر رحم فرماتے۔ مرنے والے مسلمانوں کا قرضہ ادا فرماتے۔ بیمار کی تیمارداری فرماتے۔ گنہگاروں کو معاف فرمادیتے۔ دشمنوں کے لیے بھی دعائے خیر فرماتے۔ ہمسایے کی خبر گیری کرتے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔ اکثر پڑوسیوں کے کام آتے۔ بیوہ، مسکین کوئی بھی ضرورت مند سب کی ضروریات پوری فرماتے۔ دوسروں کے کام کرنے میں شرم محسوس نہ فرماتے۔ بچوں سے بہت پیار سے پیش آتے۔ کسی بھی موسم کا نیا پھل بچوں کو پہلے دیتے۔ بچوں کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔ رسول پاک علیہ الصلاۃ والسلام نے عورتوں پر خصوصی احسان فرمایا اور ان کو معاشرے میں عزت اور ہمدردی کے لائق بنایا۔ عورتیں بھی بلا جھجک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مسائل پوچھتی لیکن آپ سرکار برا نہ مناتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری دنیا کے رحمت بن کر تشریف لائے۔ جانوروں سے زیادتی کو بھی برداشت نہ کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امیر غریب سب کو برابر سمجھتے۔ قانون کے نفاذ میں بھی آپ علیہ الصلوۃ والسلام مساوات کے قائل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دفعہ ایک عالی خاندان کی خاتون کے جرم کی، سزا کی تخفیف کے حوالے سفارش کی گئی۔ تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو سخت ناگوار گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی۔ بے شمار غزوات میں حصہ لیا لیکن اپ نے کبھی کسی پر تلوار نہ اٹھائی۔ بہادری اور بے خوفی کا یہ عالم تھا کہ شدید جنگ میں لڑائی میں بھی پہاڑ کی طرح ثابت قدم رہتے۔ اور اس کی گواہی آپ کے شدید دشمن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی غلام بھی دیتے ہیں۔ اسلام پر کافی آزمائشیں آئیں ایک صحابی نے اپ علیہ الصلوۃ سلام سے مدد کی لوگوں کی مدد گزارش کی تو آپ علیہ الصلوۃ سلام نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بہت زیادہ ظلم وستم کیے گئے لیکن کوئی بھی تکلیف ان کو حق راستے سے نہ پھیر سکی۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ یہ دین سب کی تحفظ کی ضمانت بن جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عزم واستقلال اس حد تک تھا کہ جناب ابو طالب کو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے جواب دیا کہ اگر قریش میرے دائیں ہاتھ میں سورج بائیں ہاتھ پہ چاند رکھ دیں تب بھی میں اعلان حق سے باز نہ آؤں گا۔ فقر اور دنیا کی بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک بھوکے نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے کھانے کا معلوم کیا تو علم ہوا کہ کسی کے پاس سوائے پانی کا اور کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کے عالم میں جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو لے کر جناب ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کی شاندار ضیافت کی اور اس ضیافت میں سے تھوڑا سا کھانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بھی بھجوایا۔ آپ علیہ السلام کا جب وصال ظاہری ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا مزاج مبارک بہت سادہ تھا پہننے میں بیٹھنے میں سادگی پسند فرماتے۔ صفائی کا خصوصی خیال فرماتے۔ گفتگو ایسی واضح اور فصیح ہوتی تھی کہ ہر فقرہ الگ الگ ہوتا۔ شگفتہ مزاجی بھی آپ علیہ صلاۃ وسلام کی سیرت کا ایک اہم پہلو ہے ایک بڑھیا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ دعا کریں کہ اللہ مجھے جنت عطا فرمائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہا کہ بڑھیاں جنت میں نہیں جائیں گی۔ جب وہ پریشان واپس گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اسے کہہ دو کہ بڑھیا جنت میں جائیں گی لیکن جوان ہو کر۔ اللہ تعالی کی یاد میں ہمیشہ مگن رہتے اور دن کا بڑا حصہ نماز میں گزارتے۔ ایک صحابی اپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی رسول کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے تب اپ علیہ الصلوۃ وسلام نماز ادا فرمارہے تھے، تو آپ کی انکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ایک بار آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے اور قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ بھائیو اس دن کے لیے سامان تیار کر رکھو۔

نثر پاروں کی تشریح

(ا)

نثر پارہ:۔

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہایت خاکسار ملنسار۔۔۔کچھ سامان نہ تھا

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اخلاق حسنہ

مصنف کا نام: سید سلمان ندوی

ماخذ: رحمت دوعالم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
خاکسار	انکسار، عاجز
ملنسار	خوش اخلاق، مہربانی سے ملنے والا
دادودہش	سخاوت، خیرات
امکان بھر	جہاں تک ہو سکے، حتی الامکان

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے آغاز سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ جو تاریخ، ادب، بالخصوص تاریخ عالم اسلام سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے سیرت، سوانح، دین اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ اس سبق میں سید سلمان ندوی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کے طور طریقے اور اخلاق حسنہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طبیعت میں بہت سادگی بہت زیادہ تھی۔ ہر کام میں سادگی پسند فرماتے تھے۔ درویشی اور فقر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا خاصہ ہے۔ سخاوت سے بڑھ کر مہمان نواز اور اپنے کام عموما اپنے ہاتھوں سے خود کرتے۔ سب کے فریادرس، بیماروں کی تیمارداری فرمانے والے، ہمسایوں کی خبر گیری کرنے والے، پڑوسیوں کی خیر خواہ تھے۔ بچوں سے بہت محبت سے پیش آتے، اوروں کو معاشرے میں ایک اہم مقام دلوایا۔ بہادری اور شجاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے نمایاں خوبی تھی۔ استقامت اور استقلال بھی سب سے بڑھ کر تھا اور اپ کی سیرت میں شگفتہ مزاجی کا پہلو بھی نمایاں تھا۔ اسلام میں ملنساری ایک ایسا وصف ہے جسے پیغمبر اسلام نے اپنی زندگی میں عمدہ طریقہ سے برتا۔ چنانچہ عائشہ بنت ابی بکر نے ایک جملے میں اس کی عکاسی کرتے ہوئے کہا کہ "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنَ" یعنی تعلیمات قرآن پر پورا پورا عمل یہی رسول اللہ کے اخلاق تھے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن اپنے احباب، اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں ہر ایک کے ساتھ اتنی خوش اخلاقی اور ملنساری کا برتاؤ فرماتے تھے کہ ان میں سے ہر ایک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا گرویدہ اور مداح تھا۔ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام عالَم کے لئے "رحمت" بن کر تشریف لائے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ کی شان اجود الناس بالخیر اور اکرم الناس بالخیر تھی۔ سب سے زیادہ جود و کرم کے ساتھ حاجتمندوں، ضرورتمندوں اور محتاجوں پر خرچ کرتے تھے سخاوت و فیاضی کا حال یہ تھا کہ کوئی سائل واپس نہیں ہو سکتا تھا، اگر اپنے پاس موجود نہ ہو تو دوسروں سے قرض لے کر دیتے، اگر کچھ درہم و دینار بچا رہتا تو جب تک تقسیم نہ ہو جاتا بے چین رہتے۔ خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خود فاقے سے رہ لیتے لیکن سائل کو کبھی خالی نہ لوٹاتے۔ ایک دفعہ ایک صحابی کی شادی تھی اور ان کے پاس ولیمہ کرنے کے لیے کوئی سامان نہ تھا سرکار علیہ الصلوۃ سلام کی بارگاہ میں آ کے انہوں نے امداد کی گزارش کی تو حضور پر نور صلی اللہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے آٹے کی ٹوکری منگوا کر انہیں دی حالانکہ اس دن گھر میں اس آٹے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

واہ کیا جود و کرم ہے شاہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

(۲)

نثر پارہ:۔

اسلام سے پہلے عورتیں ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا خیال رکھتے تھے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اخلاق حسنہ

مصنف کا نام: سید سلمان ندوی

ماخذ: رحمت دوعالم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
برتاؤ	سلوک، انداز
حقیر	معمولی، کمزور
مجمع	ہجوم
خاطر داری	دیکھ بھال، دل رکھنا

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے درمیان سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ جو تاریخ، ادب، بالخصوص تاریخ عالم اسلام سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے سیرت، سوانح، دین اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ اس سبق میں سید سلمان ندوی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کے طور طریقے اور اخلاق حسنہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طبیعت میں بہت سادگی بہت زیادہ تھی۔ ہر کام میں سادگی پسند فرماتے تھے۔ درویشی اور فقر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا خاصہ ہے۔ سخاوت سے بڑھ کر مہمان نواز اور اپنے کام عموماً اپنے ہاتھوں سے خود کرتے۔ سب کے فریادرس، بیماروں کی تیارداری فرمانے والے، ہمسایوں کی خبر گیری کرنے والے، پڑوسیوں کی خیر خواہ تھے۔ بچوں سے بہت محبت سے پیش آتے، اوروں کو معاشرے میں ایک اہم مقام دلوایا۔ بہادری اور شجاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے نمایاں خوبی تھی۔ استقامت اور استقلال بھی سب سے بڑھ کر تھا اور اپ کی سیرت میں شگفتہ مزاجی کا پہلو بھی نمایاں تھا۔ اس اس پیراگراف میں سلیمان ندوی اسلام میں عورتوں کے مقام کے حوالے سے بیان کر رہے ہیں۔ اسلام نے عورت کو اعلیٰ مقام دیا، عورت کو جتنی عزت، رتبہ اور مقام اسلام میں حاصل ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں، اسلام کی آمد سے قبل عورت بہت مظلوم اور معاشرتی وسماجی عزت واحترام سے محروم تھی، اسے تمام برائیوں کا سبب اور قابل نفرت تصور کیا جاتا تھا، لیکن ظہور اسلام اور اس کی مخصوص تعلیمات کے ساتھ عورت کی زندگی ایک نئے مرحلہ میں داخل ہوئی جو زمانہ جاہلیت سے بہت مختلف تھی۔ اسلام نے عورت کو خواہ وہ بہو، بیٹی ہو یا بہن ہو سب کے حقوق عطا کیے۔ اللہ تعالی کا عورت پر یہ احسان ہے کہ اس نے اپنے پیارے نبی حضور ﷺ کو دنیا میں بھیجا جنہوں نے عورت کو معاشرے میں وہ عزت دلائی جس کی وہ حقدار تھی۔ قرآن میں حکم دیا گیا ہے کہ "

"وعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا"۔(النساء:20)

ترجمہ : ''اور عورتوں کے ساتھ حسنِ معاشرت کے ساتھ زندگی گزارو، اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم کوئی ناپسند کرو اور اللہ اس میں خیر کثیر رکھ دے''۔ رسول پاک علیہ الصلوۃ سلام نے خواتین کے حقوق مقرر فرمائے اور سرکار علیہ الصلوۃ سلام نے اپنے سلوک سے اور اپنی تعلیمات سے یہ ظاہر فرمادیا کہ خواتین کا طبقہ کمزور یا حقیر نہیں ہے بلکہ معاشرے میں عزت اور تکریم کے لائق ہے علم دین سیکھنے کے لیے حضور پر نور شافع یور النشور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے پاس ہر وقت مرد حضرات موجود رہتے تھے۔ خواتین کو بہت کم وقت ملتا تھا۔ کہ وہ آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں آکر مسائل پوچھتی۔ لیکن جب آپ صلی اللہ تعال علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک دن مخصوص کر رکھا تھا۔ عورتیں جب آپ کی بارگاہ میں علم دین کی حصول کے لیے حاضر ہوتی تو اپنے مسائل بہت کھلے انداز میں پوچھ لیتی جس پر سرکار علیہ الصلوۃ سلام برانہ محسوس کرتے اور ان کی پردہ داری اور لحاظ داری کا خصوصی خیال رکھتے۔ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خواتین کو اسی مقصد کے تحت تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا گیا تاکہ وہ دوسری خواتین کے درمیان اسے فروغ دیں۔ ان کی تربیت کریں۔ ان کے اندر دین اسلام کا صحیح فہم پیدا کریں۔

(۳)

نثر پارہ:۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اخلاق حسنہ

مصنف کا نام: سید سلمان ندوی

ماخذ: رحمت دوعالم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
منہ موڑنا	پیچھے ہٹنا
وار کرنا	حملہ کرنا، ضرب لگانا
جان نثار	جان قربان کرنے والے
کٹ کٹ کر گر رہے تھے	شہید ہو رہے تھے، جان قربان کر رہے تھے

تشریح:

تشریح طلب پیراگراف سبق کے درمیان سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ جو تاریخ، ادب، بالخصوص تاریخ عالم اسلام سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ اس لیے انھوں نے سیرت، سوانح، دین اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ اس سبق میں سید سلمان ندوی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کے طور طریقے اور اخلاق حسنہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طبیعت میں بہت سادگی بہت زیادہ تھی۔ ہر کام میں سادگی پسند فرماتے تھے۔ درویشی اور فقر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا خاصہ ہے۔ سخاوت سے بڑھ کر مہمان نواز اور اپنے کام عموماً اپنے ہاتھوں سے خود کرتے۔ سب کے فریادرس، بیماروں کی تیارداری فرمانے والے، ہمسایوں کی خبر گیری کرنے والے، پڑوسیوں کی خیر خواہ تھے۔ بچوں سے بہت محبت سے پیش آتے، اوروں کو معاشرے میں ایک اہم مقام دلوایا۔ بہادری اور شجاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے نمایاں خوبی تھی۔ استقامت اور استقلال بھی سب سے بڑھ کر تھا اور اپ کی سیرت میں شگفتہ مزاجی کا پہلو بھی نمایاں تھا۔ اس پیراگراف میں سے سلمان ندوی سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاص وصف یعنی کہ شجاعت اور بہادری کے بارے میں بیان کر رہے ہیں کہ زندگی میں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سے ذاتی بدلہ نہ لیا۔ اور یہ بہت ہی عجیب بات محسوس ہوتی ہے کہ ایک وہ ہستی جو کسی فوج کا جرنیل رہی ہو اور جس ہستی نے مسلسل اپنی زندگی کے نو برس غزوات اور لڑائیوں میں گزارے ہوں اور جس عظیم ہستی نے کبھی بھی لڑائی کے میدان سے پسپائی اختیار نہ فرمائی ہو لیکن اس کے باوجود اپنے ذاتی بدلے کے لیے کبھی کسی دشمن پر تلوار نہ اٹھائی اور اپنے ہاتھ سے کسی پر وار نہ کیا میدان احد میں جب کہ ہر طرف سے سرکار صلی اللہ تعالی وسلم پر پتھروں کی بارش ہو رہی ہے آپ پر تیر پھینکے جا رہے ہیں تلوار کے ذریعے آپ پر حملہ اور کفار ہو رہے ہیں اپ کو زخمی بھی کیا گیا آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر شجاعت اور بہادری کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات اقدس پر اپ کے پروانے اپنی جانیں قربان کر رہے تھے۔ رسولِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بے مثال شجاعت کے بارے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسے بہادر صحابی کا یہ قول ہے کہ جب لڑائی خوب گرم ہو جاتی تھی اور جنگ کی شدت دیکھ کر بڑے بڑے بہادروں کی آنکھیں پتھرا کر سرخ پڑ جایا کرتی تھیں اس وقت میں ہم لوگ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر اپنا بچاؤ کرتے تھے۔ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہم سب لوگوں سے زیادہ آگے بڑھ کر اور دشمنوں کے بِالکل قریب پہنچ کر جنگ فرماتے تھے۔ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو جنگ میں رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قریب رہ کر دشمنوں سے لڑتا تھا۔ نبی اکرمؐ بڑے بہادر اور شجاع انسان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرح کا ڈر و خوف محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپؐ نے مختلف مواقع سے اپنی شجاعت و بہادری اور دلیری کے ایسے نمونے پیش کیے کہ کوئی بھی حقیقت پسند شخص، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت و بہادری کا انکار نہیں کر سکتا۔

جس کو بارِ دوعالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

(۴)

نثر پارہ:۔

دنیا سے بے رغبتی کے باوجود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر جوان ہو کر جائیں گی۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: اخلاق حسنہ

مصنف کا نام: سید سلمان ندوی

ماخذ: رحمت دوعالم

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

الفاظ	معانی
بے رغبتی	نفرت، ناپسند ہونا
روکھاپن	خشک مزاجی، بیزاری، بے مروتی
خواہش	تمنا، آرزو
رنج	دکھ، تکلیف

تشریح:۔

تشریح طلب پیراگراف سبق کے آخر سے لیا گیا ہے۔ اس سبق کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ جو تاریخ، ادب، بالخصوص تاریخ عالم اسلام سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے سیرت، سوانح، دین اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ اس سبق میں سید سلمان ندوی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کے طور طریقے اور اخلاق حسنہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبیعت میں بہت سادگی بہت زیادہ تھی۔ ہر کام میں سادگی پسند فرماتے تھے۔ درویشی اور فقر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا خاصہ ہے۔ سخاوت سے بڑھ کر مہمان نواز اور اپنے کام عموماً اپنے ہاتھوں سے خود کرتے۔ سب کے فریادرس، بیماروں کی تیمارداری فرمانے والے، ہمسایوں کی خبر گیری کرنے والے، پڑوسیوں کی خیر خواہ تھے۔ بچوں سے بہت محبت سے پیش آتے، اوروں کو معاشرے میں ایک اہم مقام دلوایا۔ بہادری اور شجاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے نمایاں خوبی تھی۔ استقامت اور استقلال بھی سب سے بڑھ کر تھا اور اپ کی سیرت میں شگفتہ مزاجی کا پہلو بھی نمایاں تھا۔ اس پیراگراف میں سید سلیمان ندوی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک اہم وصف یعنی کہ شگفتہ مزاجی کے حوالے سے بیان کر رہے ہیں۔ حالانکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فضول گوئی، غیر سنجیدگی اور دنیاوی معاملات پر گفتگو کو سخت ناپسند فرماتے تھے اس کے باوجود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں خشکی اور روکھاپن ہرگز نہ تھا اکثر اوقات اپنے صحابہ کرام ازواج مطہرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دلچسپی کی باتیں بھی فرمایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں گو وقار، سنجیدگی اور متانت کی فضا ہر وقت قائم رہتی۔ یہاں تک کہ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت میں ایسے باادب و باتمکین ہو کر بیٹھتے تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ادنیٰ سی حرکت سے اڑ جائیں گے۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی کی جھلک ان متبرک صحبتوں کو خوشگوار بناتی رہتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک طرف نبی مرسل کی حیثیت سے احترام رسالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وعظ و تلقین میں مصروف رہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک بے تکلف دوست اور ایک خوش مزاج ساتھی کی حیثیت سے بھی میل جول رکھتے۔ اگر زیادہ اوقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس ایک دینی درسگاہ اور تعلیمی ادارہ بنی رہتی تو کچھ دیر کے لئے خوش طبع مہذب دوستوں کی بیٹھک بھی بن جاتی جس میں ظرافت کی باتیں بھی ہوتیں، گھر بار کے روزانہ کے قصے بھی بیان کئے جاتے۔ ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بڑھیا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سنتے ہی زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب سے آپ نے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی تب سے یہ بڑھیا رو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جوان ہو کر۔

مشقی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1. **رسولِ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ساری زندگی قران مجید کی تھی۔**
(A) تشریح (B) وضاحت (C) تفسیر (D) عملی تفسیر

2. **فدک کے رئیس نے غلہ بھیجا۔**
(A) دو اونٹوں پر (B) تین اونٹوں پر (C) چار اونٹوں پر (D) پانچ اونٹوں پر

3. **آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان ہے خدا کی قسم وہ مومن نہ ہو گا جس کا پڑوسی اس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے بچا ہوا نہ ہو۔**
(A) ریشہ دوانیوں (B) فتنہ انگیزیوں (C) سازشوں (D) شرارتوں

4. **آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصل کا میوہ سب سے پہلے عطا فرماتے۔**
(A) کم عمر بچے کو (B) نوجوان کو (C) ادھیڑ عمر کو (D) ضعیف العمر کو

5. **آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا عرصہ لڑائی میں بسر ہوا۔**
(A) آٹھ برس (B) نو برس (C) دس برس (D) گیارہ برس

6. **حضرت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنے کی خبر ہوئی تو باغ سے جا کر کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ لائے۔**
(A) عثمان غنی (B) ابو ایوب انصاری (C) ابو عبیدہ (D) سلمان فارسی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	6	B	5	A	4	D	3	C	2	C	1

سوال نمبر2: سبق "اخلاق حسنہ" کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) کس سے پوچھا گیا کہ حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟

جواب : **<u>سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا</u>**

رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارے میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا گیا۔ جس پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کو قران کی عملی تفسیر قرار دیا۔

(ب) آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم گھر کے کس نوعیت کے کام کاج کو کرنے کو عار نہیں سمجھتے تھے؟

جواب: **<u>گھر کے کام</u>**

رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گھر کے تمام کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ اپنے پھٹے کپڑے خود سی لیتے، اپنے پھٹے جوتے خود گانٹھ لگا لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھ سے دوہتے۔

(ج) خندق کھودتے وقت آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کیا کام انجام دیا؟

جواب: **<u>خندق کھدائی</u>**

خندق کھودتے وقت سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عام مزدوروں کے ساتھ مل کر زمین کو کھودا اور پتھروں کو بھی توڑا۔

(د) اگر کسی ایسے شخص کا انتقال ہوتا جس کے ذمے قرض ہوتا اور اس کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا ارشاد تھا؟

جواب: **ارشاد مبارکہ**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حکم تھا کہ اگر کوئی ایسا مسلمان مرجائے جس کے ذمے قرض ہو تو اس کی مجھے اطلاع دو اس مسلمان کی طرف سے اس کے ادا شدہ قرض کو میں خود ادا کر دوں گا۔

(ہ) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوسیوں کے بارے میں کیسا سلوک روا رکھنے کا فرمان ہے؟

جواب: **فرمان مبارک**

پڑوسیوں کے بارے میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ وسلم کا فرمان ہے۔ "خدا کی قسم وہ مومن نہ ہو گا. خدا کی قسم وہ مومن نہ ہو گا۔ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بچا ہوا نہ ہو۔"

اضافی سوالات

(و) ایک صحابی نے جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ لوگوں کے لیے مدد کی دعا کیوں نہیں فرماتے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **ناگواری کا اظہار**

جب ایک صحابی نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یارسول اللہ! اپ ہم لوگوں کے لیے کیوں مدد کی دعا نہیں فرماتے۔ تو یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اور آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم سے پہلے جو لوگ گزرے، ان کو آرے سے چیرا گیا، ان کے بدن پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں، جس سے گوشت پوست سب کٹ جاتا لیکن یہ تکلیفیں بھی ان کو حق سے نہ پھیر سکیں۔ خدا کی قسم دین اسلام اپنے کمال کے مرتبے پر پہنچ کر رہے گا۔ یہاں تک کہ صنعاسے حضر موت تک ایک سوار اس طرح بے خطر چلا جائے گا کہ اس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا۔

(ک) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کس طرح ضیافت کی۔

جواب: **ضیافت**

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغ سے کھجوروں کا خوشہ توڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا، اس کے بعد ایک بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا اور سامنے لا کر رکھا۔

(گ) بڑھیا نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کیا سوال کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا جواب ارشاد فرمایا۔

جواب: **شگفتہ مزاجی**

ایک بار ایک بڑھیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک جنت کے لیے دعا کی خواہش کی۔ تو اس پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑھیاں جنت میں نہ جائیں گی اس کو بہت رنج ہوا، اور روتی ہوئی واپس چلی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ بڑھیا جنت میں نہ جائیں گے مگر جوان ہو کر جائیں گی۔

(ل) سید سلیمان ندوی کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **تصانیف**

سید سلمان ندوی کی تصانیف میں: "خطبات مدارس"ء"عرب وہند کے تعلقات"ء"عربوں کی جہاز رانی"،"سیرت عائشہ""حیات شبلی"، "نقوش سلیمانی" اور رحمت عالم شامل ہیں۔

سوال نمبر3: نیچے دی ہوئی تراکیب کے معنی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

حضور انور، حسن اخلاق، داد و دہش، مسجد نبوی، چہرہ مبارک، عزم و استقلال

جواب: **ترکیب کے معنی اور جملوں میں استعمال**

تراکیب	معنی	جملے
حضور انور	روشن ومنور حضرت، مراد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات	حضور انور تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔
حسن اخلاق	خوبصورت اور اچھی عادات	رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حسن اخلاق کا کامل نمونہ تھی۔

دادودہش	سخاوت، فیاضی	رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نہایت سخی فیاض اور دادودہش والے تھے۔
مسجد نبوی	اسلام کی پہلی مساجد میں سے ایک مسجد، جو مدینہ منورہ میں ہے اور جہاں پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں۔	مسجد نبوی کی تعمیر میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر حصہ لیا۔
عزم واستقلال	ارادہ، ہمت، حوصلہ، ڈٹے ہونا	کفار کے ہر طرح کے ظلم وستم کے باوجود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم عزم و استقلال کا پہاڑ بنے رہے۔

سوال نمبر4: دیے ہوئے واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
اخلاق	اخلاقیات	ہچکی	ہچکیاں
معجزہ	معجزات	گناہگار	گناہگاروں
فرمان	فرامین	عنہ	عنہم
رئیس	روسا	صحابی	صحابہ
مسکین	مساکین	زوج	ازواج
سفارش	سفارشات	وارث	وارثوں
جاں نثار	جان نثاران	مسئلہ	مسائل
باغ	باغات	کنگھی	کنگھیاں
اعلان	اعلانات	کھجور	کھجوروں

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1. **سید سلیمان ندوی شبلی نعمانی کے قائم کردہ ادارے سے وابستہ رہے۔**
(A) دارالمصنفین (B) ندوۃ العلما (C) علی گڑھ (D) دائرہ المعارف

2. **شبلی نعمانی اپنی مشہور زمانہ تصنیف "سیرۃ النبی" کی جلدیں ترتیب دے پائے تھے کہ ان کے انتقال ہو گیا۔**
(A) دو (B) ایک (C) تین (D) چار

3. **شبلی نعمانی کی معرکتہ الآرا کتاب "سیرۃ النبی" کا باقی ماندہ کام مکمل کیا۔**
(A) علامہ اقبال نے (B) مولانا الطاف حسین حالی نے (C) سید سلیمان ندوی نے (D) سر راس مسعود نے

4. **حکومت پاکستان نے سید سلیمان ندوی کے علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں انہیں پیش کیا۔**
(A) اقبال ایوارڈ (B) تمغہ برائے حسن کارکردگی (C) آدم جی ایوارڈ (D) نشان سپاس

5. **شامل نصاب سبق سید سلیمان ندوی کی تصنیف سے مستعار ہے۔**
(A) رضی اللہ عنہا سیرت عائشہ (B) نقوشِ سلیمانی (C) اسوہ حسنہ (D) رحمت دوعالم

6. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حضور کے ہیں۔
(A) اوصاف (B) جمالات (C) اخلاق (D) خصوصیات

7. حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام عمر کسی کا سوال پر نہیں فرمایا۔
(A) انکار (B) نہیں (C) لا (D) معذرت

8. ایک صحابی کی شادی ہوئی اور ان کے پاس سامان نہ تھا۔
(A) کھانے کا (B) بارات کا (C) ولیمے کا (D) خوشی کا

9. ایک دفعہ رئیس نے چار اونٹوں پر غلہ بھیجا۔
(A) فدک کے (B) طائف کے (C) حضر موت کے (D) نجد کے

10. کبھی ایسا بھی ہوتا کہ گھر آئے مہمان کو جو کچھ موجود ہوتا کھلا، پلا دیا جاتا اور پورا گھر کرتا۔
(A) صبر (B) فاقہ (C) شکر (D) حوصلہ

11. غریبوں کے ساتھ آپ ﷺ کا برتاؤ ایسا ہوتا کہ اُن کو محسوس نہ ہوتی۔
(A) عسرت (B) تنگدستی (C) غربت (D) محتاجی

12. رسول پاک ﷺ اکثر دعا مانگتے تھے کہ مجھے زندہ رکھ۔
(A) مسکین (B) عاجز (C) مہربان (D) صابر

13. ایسا مسلمان جو بغیر قرض ادا کیے مر جائے اُس کا قرض ادا کرتے۔
(A) حضرت موسیٰ علیہ السلام (B) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (C) حضرت ابراہیم علیہ السلام (D) رسول پاک ﷺ

14. مسلمان جو ترکہ چھوڑ کر مر جائے اُس پر حق ہے۔
(A) غرباء کا (B) وارثوں کا (C) مساکین کا (D) مسافروں کا

15. رسول پاک ﷺ دشمنوں کے حق میں دعا فرماتے۔
(A) دعائے خیر (B) دعائے ہدایت (C) دعائے حق (D) دعائے محبت

16. رسول پاک ﷺ ہمسائیوں کی خبر گیری فرماتے اور اُن کے ہاں بھیجتے۔
(A) تحفے (B) کھانا (C) ہدیہ (D) نذر و نیاز

17. وہ شخص مومن جس کا پڑوسی محفوظ نہیں اُس کی۔
(A) بد دعا سے (B) بد تمیزی سے (C) شرارتوں سے (D) بد لحاظی سے

18. رسول پاک ﷺ دوسروں کے کام کرنے میں محسوس نہ فرماتے۔
(A) لحاظ (B) شرم (C) حیا (D) عار

19. محفل میں موجود سب سے کم عمر بچے کو عطا فرماتے۔
(A) پھل (B) مٹھائی (C) دعائیں (D) نصیحت

LAST HOPE STUDY

Academy

20. اسلام سے پہلے عورتیں ہو رہی تھیں۔
(A) رسوا (B) شرمندہ (C) افسردہ (D) ذلیل

21. رسول پاک ﷺ نے اپنے برتاؤ سے ظاہر فرمادیا کہ عورتوں کا طبقہ نہیں ہے۔
(A) معمولی (B) حقیر (C) ذلیل (D) توجہ کے لائق

22. رسول پاک ﷺ کی بارگاہ سے خواتین اپنے مسائل پوچھ لیتیں۔
(A) دلیری سے (B) بے خوفی سے (C) بے تکلفی سے (D) A اور C دونوں

23. رسول پاک ﷺ ساری دنیا کے لیے بن کر تشریف لائے۔
(A) رحمت (B) عقیدت (C) محبت (D) حوصلہ

24. قبیلہ مخزوم کی عورت جرم میں گرفتار ہوئی۔
(A) قتل کے (B) لڑائی کے (C) چوری کے (D) فساد کے

25. قبیلہ مخزوم کی عورت کی سفارش رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں کی۔
(A) حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے (B) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
(C) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (D) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے

26. تم سے پہلے کی قومیں اس لیے برباد ہوئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اُس کو چھوڑ دیتے جب کوئی معمولی آدمی جرم کرتا تو وہ۔۔۔۔۔۔۔۔
(A) بچ جاتا (B) بھاگ جاتا (C) سزا پاتا (D) پکڑا جاتا

27. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ کی خدمت میں گزارے۔
(A) دس برس (B) پانچ برس (C) پندرہ برس (D) بیس برس

28. اُحد کے میدان میں جاں نثار گر رہے تھے۔
(A) زخمی ہو کر (B) شہید ہو کر (C) کٹ کٹ کر (D) نڈھال ہو کر

29. اُن کو آروں سے چیر اگیا، اُن کے بدن پر کنگھیاں چلائیں گئیں۔
(A) لوہے کی (B) فولاد کی (C) لکڑی کی (D) کیلوں کی

30. صنعا کے مقام سے حضرِ موت تک ایک سوار اس طرح بے خطرہ چلا جائے گا کہ اس کو کسی کا ڈر نہ ہو گا۔
(A) موت کے سوا (B) خدا کے سوا (C) دشمن کے سوا (D) دوست کے سوا

31. سرکار ﷺ نے ایک مرتبہ ازواجِ مطہرات کے کسی ایک گھر میں کھانے کے لیے کہلا بھیجا۔ جواب آیا کہ گھر میں کچھ نہیں سوائے
(A) شہد کے (B) پانی کے (C) صبر کے (D) توکل کے

32. رسول پاک ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی ضیافت کی۔
(A) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (B) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے
(C) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے (D) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے

33. حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ضیافت کے ذبح کی۔
(A) اُونٹنی (B) مرغی (C) بھینس (D) بکری

34. رسول پاک ﷺ نے روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر بھجوایا۔
(A) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف (B) حضرت سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف
(C) سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف (D) سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف

35. آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔
(A) پانچ سیر کھجور پر (B) تین سیر جو پر (C) چھ سیر گندم پر (D) ایک ساع کھجور پر

36. سرکار ﷺ گفتگو فرماتے۔
(A) متانت کے ساتھ (B) سنجیدگی کے ساتھ (C) فصاحت کے ساتھ (D) ٹھہر ٹھہر کر

37. دنیا سے بے رغبتی کے باوجود آپ ﷺ کو پسند نہ تھا۔
(A) خشک مزاجی (B) روکھا پن (C) بیزاری (D) A اور B دونوں

38. آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں نہ جائیں گی بڑھیاں مگر
(A) عبادت کی وجہ سے (B) مغفرت کی وجہ سے (C) جوان ہو کر (D) اطاعت کی وجہ سے

39. حضور پاک ﷺ نے قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے لیے تیار رکھو۔
(A) نیک اعمال (B) سجدے (C) عبادت (D) سامان

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	A	9	C	8	B	7	C	6	D	5	D	4	C	3	A	2	B	1
D	20	A	19	D	18	C	17	A	16	A	15	B	14	D	13	A	12	C	11
B	30	A	29	C	28	A	27	C	26	D	25	C	24	A	23	D	22	B	21
	40	D	39	C	38	D	37	D	36	B	35	C	34	D	33	C	32	B	31